روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹۹ | سوموار ۲۰ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ، ۲ ہجرت ۱۳۷۳ ہش، ۲ مئی ۱۹۹۴ء

ہم نے ہر صورت میں برائی کا مقابلہ کرنا ہے

ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اپنے عزائم کو بلند کرو اور پختہ کرو کہ ہم نے ہر صورت سے برائی کا مقابلہ کر کے نہ صرف یہ کہ اس کو اپنے اندر نہیں داخل ہونے دینا بلکہ اس کو غیروں سے بھی نکالنا ہے۔ اگر تم یہ کر سکتے ہو اور دعا کی مدد سے ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔ اور بھاگو نہیں۔ کیونکہ ہم نے تو میدان سر کرنے ہیں۔

(حضرت مام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے' اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے' تو یہ امر دیگر ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے تو وہ (دین) سے دور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی' جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۱)

مذہب کا امتیازی نشان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مذہب جس کے پیچھے دنیا کا اکثر حصہ فریفتہ ہے اور جس کے نام سے اور جس کی خاطر ہر سال ہزاروں اور لاکھوں بے گناہوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں بے قصوروں پر ظلم کیا جاتا ہے۔ اور ہزاروں اور لاکھوں مستحقین امداد کو امداد سے محروم کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے اندر درحقیقت ایک ہی خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور بندہ کے درمیان تعلق پیدا کیا جائے۔ دنیا میں کئی قسم کی نیکیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی لوگ وہ کام کرتے ہیں۔ اور دوسروں سے کرواتے ہیں مثلاً ماں باپ سے محبت کرنا ہے۔ ایک فلسفی بھی ماں باپ سے محبت کرتا ہے۔ ایک حریص اور لالچی انسان جو دوسروں کا مال لوٹ کر اپنا گھر بھرنا چاہتا ہے۔ وہ بھی جب ماں باپ کے سامنے آتا ہے تو اس کی آنکھوں میں محبت کی جھلک آجاتی ہے۔ ایک ڈاکو اور قاتل انسان بھی ماں باپ سے محبت کرتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ قاتل اور ڈاکو بنتا ہی اس لئے ہے۔ کہ کسی نے اس کے ماں باپ' بہن بھائی یا کسی اور رشتہ دار پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اس ظالم کو قتل کر دیتا ہے۔ وہ اس کا بدلہ لینے کے لئے ڈاکو بن جاتا ہے۔ اور مذہب بھی یہی کہتا ہے کہ ماں باپ سے محبت کا سلوک کرو۔ اور ان کا احترام کرو۔ پھر مذہب کہتا ہے۔ بیوی سے محبت کرو اور اس کا احترام کرو۔ مذہب کہتا ہے عورت اپنے خاوند سے محبت کرے اور اس کا احترام کرے لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی لوگ اپنی بیویوں سے محبت کریں گے اگر مذہب نہ بھی ہو تو بھی عورتیں اپنے خاوندوں سے محبت کریں گی۔ اور ان کا احترام کریں گی۔ پھر مذہب کہتا ہے جھوٹ نہ بولو۔ اب اس کے لئے کسی مذہب کی ضرورت نہیں۔ جن قوموں میں کوئی مذہب نہیں پایا جاتا۔ مثلاً پرانے حبشی قبائل ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول اور کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ انہیں دیکھ لو وہ بھی شریف انسان کی یہی تعریف کریں گے۔ کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا حالانکہ وہ کسی مذہب کے متبع نہیں۔ ان کا رسول اور کتاب پر ایمان نہیں ہوتا۔ لیکن شرافت کے ساتھ سچ کا تعلق وہ بھی مانتے ہیں۔ پھر چوری چکاری کے ساتھ بھی مذہب کا کوئی تعلق نہیں مذہب بے شک یہ کہتا ہے کہ چوری نہ کرو لیکن جہاں مذہب نہیں وہاں بھی شرافت یہ کہتی ہے کہ چوری کرنا برا ہے پھر لڑائی جھگڑا۔ دنگا فساد و غیبت اور دوسرے سے بغض اور کینہ رکھنا ہے۔ مذہب ان سے منع کرتا ہے۔ لیکن اگر مذہب نہ بھی ہو۔ تو بھی ایک شریف انسان

باقی صفحہ ۷ پر

اعلان برائے پنشنران

صدر انجمن احمدیہ

○ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ پنشنران فوری طور پر اپنا موجودہ ایڈریس اور اپنے بیوی بچوں کے اسماء اور عمریں جن کے اخراجات پنشنر صاحبان خود براشت کر رہے ہوں — دفتر محاسب کو (مقامی صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے بعد) اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔

شادی شدہ اور برسر روزگار بچوں کے نام شامل نہ کئے جائیں۔

(دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

○ (۱) جماعت کے ایسے ذہین ہونہار' دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

(۲) قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲؍ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۲؍مئی ۱۹۹۴ء

برائی کی مذمت

ڈاکٹر فاروق سجاد کا بہیمانہ قتل تمام اخبارات میں زیر بحث ہے۔ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات عدالت عالیہ کے کسی جج سے کروائی جائے اور تمام واقعات اور ان کا پس منظر سامنے لایا جائے اور درندگی کا اظہار کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اب تک جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ متعدد لوگوں نے ڈاکٹر موصوف پر تشدد کرتے ہوئے اسے آگ لگائی اور اس کے منہ پر جوتے بھی مارے اور تھوکا بھی۔ اس واقعہ کے بعد ہزاروں افراد نے اس کا جنازہ بھی پڑھا اور مذہبی جنون رکھنے والوں کی بھرپور مذمت بھی کی۔ گویا کہ اس طرح لوگ دو حصوں میں بٹ گئے۔ اس بہیمانہ واقعہ کے کردار اور اس کی مذمت کرنے والے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں دونوں قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ برائی کی مذمت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والوں کی بھرپور مذمت کی جائے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اگر معاشرہ میں برے کام کرنے والوں کو مذمت کرنے والے افراد کی تعداد کو بڑھایا جاسکے تو یقیناً برے کام کرنے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور نتیجۃً برائی بھی کم ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ جان پیدا کرتا ہے اور وہی جان واپس لے سکتا ہے یا قانون کے مطابق ایسا کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ کسی فرد کو کسی جرم میں کسی شخص کی جان لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر لوگ اسے اپنا حق سمجھنے لگیں تو اس کا نام طوائف الملوکی ہو گا اور کسی بھی ملک کے لئے طوائف الملوکی سے بڑھ کر خطرناک حالات کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ جب لوگ اپنی مرضی سے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگیں تو محفوظ کون ہو گا۔ اور معاشرہ کسے کہیں گے۔

ہر وہ شخص جو قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اس کی سرکوبی ہونی چاہئے اور ایسا کرنے میں کسی کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ جب تک قانون اور قاعدہ سب کے لئے یکساں نہیں ہو گا بہیمانہ ظلم سر اٹھاتا رہے گا۔ اور معاشرہ میں بھیانک وارداتیں ہوتی رہیں گی۔ آئیے ہم سب ہر برائی کی مذمت کا عہد کریں اور قانون کی پابندی کریں۔

چلو امام کی باتوں کے ساتھ ساتھ چلو
اسی کی فکر کو اپناؤ اور اسی میں ڈھلو
جو دے رہا ہے خدا، لے کے اور بھی مانگو
سمجھ سکے نہ زمانہ، کچھ ایسے پھولو پھلو

ابو الاقبال

میرے ماتھے کی لکیریں میری تقدیر نہیں
خواب ہو سکتی ہیں یہ خواب کی تعبیر نہیں

عشق میں کیا ہے جو میں نے نہ روا رکھا ہو
لوگ کیوں کہتے ہیں میں قابلِ تعزیز نہیں

میں نے گم گشتگیٔ رہ کو بنایا ہے چلن
یہ مرا شوق ہے، سوچی ہوئی تدبیر نہیں

تم گھنے سائے میں بیٹھے ہو مبارک ہو تمہیں
دھوپ ہے دھوپ مرے پاؤں کی زنجیر نہیں

حیف تم پھولوں کا گلدستہ نہ پہچان سکے
یہ میرے ہاتھ میں خنجر نہیں، شمشیر نہیں

مرے کانوں میں ہے سناٹے کی آواز کا شور
میری دیوار پہ شاید کوئی تحریر نہیں

تو جو سینے سے لگا لیتا ہے طوفانوں کو
ڈوب جانا تری قسمت، تری تقدیر نہیں

رک کے سوچو تو مقدر بھی بدل جائیگا
اپنے حالات کچھ ایسے بھی تو گھمبیر نہیں

یونہی بیچارہ نسیم آگیا زیر الزام
میں سمجھتا ہوں یہ اس شخص کی تحریر نہیں

نسیم سیفی

اگر کوئی نجات چاہتا ہے تو اللہ کیلئے زندگی وقف کرے

اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے (میں تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکی ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آج احمدیت دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کام کر رہی ہے

جب سائنسدان انسانی تخلیق میں مداخلت کریں گے تو خدا تعالیٰ سے سزا پائیں گے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پروگرام "ملاقات" بمورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۹۴ء میں بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۶۔ اپریل ۱۹۹۴ء۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پروگرام "ملاقات" میں حضرت صاحب نے انگریزی میں ماریشس کے بعض احمدیوں کے سوالوں کے جواب عنایت فرمائے۔ حضرت صاحب کے انگریزی میں بیان کئے گئے ارشادات کا ترجمہ مکرم میجر محمود صاحب ساتھ ساتھ اردو میں بھی کر رہے تھے۔

امن کون قائم کرے گا

حضرت صاحب سے پہلا سوال یہ کیا گیا کہ اگر آپ کو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے طاقت دے دی جائے تو آپ کس طرح امن قائم کریں گے۔

حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا طاقت تو مجھے پہلے ہی سے حاصل ہے۔ اور یہ احمدیت ہی ہے جو آج دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی آمد کا مقصد یہی تھا اور اللہ نے چاہا تو ایک دن ہمیں اس کام میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی حضرت صاحب نے فرمایا جن لوگوں کے پاس اقتدار اور دنیاوی طاقت و قوت ہوتی ہے وہ امن قائم نہیں کر سکتے۔ امن وہی قائم کر سکتے ہیں جو سیدھے راستے پر چلنے والے' زیادہ عاجز اور منکسر المزاج ہوتے ہیں۔ انہی کے ذریعے سے ان کے ارد گرد کا ماحول متاثر ہوتا ہے اور ایک دن وہ امن قائم کر دکھاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ کو دیکھیں خلافت راشدہ کے بعد کیا ہوا۔ یہ اتنی تکلیف دہ تاریخ ہے کہ اسے پڑھنا بھی مشکل لگتا ہے۔ اس وقت کہیں امن نہ تھا۔ جو امن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لائے تھے اور جن افراد کی آپؐ نے امن قائم کرنے کے لئے تربیت کی تھی وہ اقتدار سے محروم کر دیئے گئے تھے۔ ان کی وجہ سے امن تھا۔ یہ لوگ عرب سے باہر نکل کر چین تک گئے۔ کوئی فوجی طاقت ان کے پاس نہ تھی۔

ارتقاء کے بارے میں ایک سوال

ارتقاء کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کا سوال واضح نہیں ہے۔ جب تک کوئی سائنسدان یہ سوال واضح طور پر مجھ سے نہ کرے اس وقت تک میں صحیح جواب نہ دے سکوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ عام آدمی جب یہ سوال کرتا ہے تو ارتقاء کے بارے میں اس کو پوری معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔

حضرت صاحب نے اپنے ایک حالیہ لیکچر کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اس موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ حاضرین میں ہندوؤں اور غیر مسلموں کی تعداد کافی تھی۔ سب نے موضوع کو پسند کیا اور اس میں دلچسپی ظاہر کی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں اس سوال کو یہیں چھوڑتا ہوں جب تک کوئی سائنسدان اس بارے میں واضح سوال نہ کرے کوئی معین جواب نہیں دیا جا سکتا۔

دست شناسی اور ستاروں کا علم

ایک صاحب نے سوال کیا کہ دست شناسی اور آسمان کے ستاروں کے علم کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوائے اس کے کہ میں اس کو احمقانہ خیال قرار دوں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اخبارات میں جو HOROSCOPE (آپ کا یہ ہفتہ کیسے گزرے گا) چھپتے ہیں اس کو غور سے پڑھیں تو وہ باتیں ایسے انداز میں لکھی جاتی ہیں کہ ہر شخص یہ سوچتا ہے کہ اسی پر یہ باتیں فٹ آتی ہیں۔ ان باتوں کا انحصار کسی سائنسی علم پر نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دست شناس زیادہ تر چہرے پڑھتے ہیں۔ یا شخصیت کو دیکھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے اپنا ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۹۵۶ء میں جب میں لندن یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو ایک دفعہ میں ایک پارٹی میں مدعو تھا۔ یہ یونیورسٹی کے ساتھیوں نے پارٹی کی تھی اور رات بھر گپ شپ کا پروگرام تھا۔ ایسے پروگراموں میں عموماً کہا جاتا ہے اپنی کوئی گرل فرینڈ ساتھ لائیں۔ میں نے کہا میری کوئی گرل فرینڈ تو نہیں ہے ہاں میرا ایک دوست ہے سید کلیم احمد (جو فوت ہو گئے ہیں) ان کو میں ساتھ لانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ ساتھ ہیں نے کہا کہ اگر کوئی ڈانس وغیرہ کا پروگرام ہے تو مجھے معاف رکھا جائے۔ ہم دو آدمی الگ بیٹھے اچھے نہیں لگیں گے۔ دعوت کے منتظمین نے بتایا کہ ایسی گڑبڑ کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ صرف علمی بحث و مباحثہ اور باتیں ہوں گی۔ ہر قسم کے مضمون پر بات چیت ہوگی۔ خاندانی حالات' ذاتی تجارب' فلاسفی' سائیکالوجی نیچر' علم وغیرہ موضوعات پر گفتگو ہوگی۔ چنانچہ جب باتیں شروع ہوئیں تو ہاتھوں کو پڑھنے کے بارے میں بات شروع ہو گئی۔ میں نے کہا کہ میں ان باتوں پر بالکل یقین نہیں کرتا کہ کوئی شخص ہاتھوں کو دیکھ کر کوئی مستقبل کی بات معلوم کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لائنیں ہاتھ پر اس وقت پڑتی ہیں جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اس وقت اس کی مٹھی بند ہوتی ہے مٹھی مسلسل بند رہنے سے یہ لکیریں پڑتی ہیں۔ چونکہ لوگ عموماً توہم پرست ہوتے ہیں اس لئے ایسے سلسلے چلتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی پیشگوئی صحیح بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اس کام میں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو چہرے پڑھتے ہیں۔ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کے شخص سے مخاطب ہیں۔ ایسے آدمی کے چہرے کو پڑھ کر وہ بعض اندازے لگاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب میں نے یہ بات کہی تو حاضرین میں سے کسی نے کہا اچھا پھر آپ میرا چہرہ دیکھ کر میرے بارے میں کچھ بتائیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک صاحب جن کا نام ای ان IAN تھا بعد میں وہ بی بی سی کا ڈائریکٹر بنا۔ اس کا ہاتھ یا چہرہ دیکھ کر میں نے کہا تمہاری شادی بہت جلد ہو گی سال بھر کے اندر ہی تم بہت تھوڑا عرصہ خوش رہو گے۔ پھر بہت اپ سیٹ (پریشان) ہو جاؤ گے۔ تمہاری زندگی مایوس کن ہو گی۔ اندازاً پچاس سال کی عمر تک یہ سلسلہ چلے گا اس کے بعد تمہاری پریشانیاں دور ہوں گی۔ اور حالات بہتر ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب ۱۹۷۸ء میں میں انگلستان گیا تو اس بات کو ۱۹۵۶ء کے بعد سے ۲۲ سال گزر چکے تھے اور اب ان صاحب کی عمر تقریباً وہی تھی جو میں نے بتائی تھی۔ میں لندن میں غوری صاحب کے ہاں ٹھہرا۔ غوری صاحب نے مجھے بتایا کہ ای ان IAN نامی ایک صاحب مجھ سے ملنے کے مشتاق ہیں۔ مجھے نام تو جانا پہچانا لگا لیکن مجھے وہ شخص یاد نہ آیا۔

آخر اس سے بات ہوئی اس نے اپنا تعارف یاد کروایا۔ اس رات کی دعوت کا حوالہ دیا اور کہا کہ آپ نے جو جو باتیں بتائی تھیں وہ بعد میں بالکل ٹھیک ثابت ہوئیں۔

اس نے سوال کیا کہ میں نے یہ باتیں کس طرح معلوم کیں؟ میں نے اس کو بتایا کہ میں نے دست شناسی کوئی نہیں کی تھی بلکہ تمہارے چہرے مہرے سے ان باتوں کا اندازہ لگایا تھا۔ اس نے سوال کیا کہ آپ نے پچاس سال کی عمر تک حالات درست ہونے کا اندازہ کیسے لگایا؟ میں نے اسے بتایا کہ تم پڑھے لکھے' اچھے کیریکٹر کے' عقلمند اور شائستہ آدمی تھے۔ جو لڑکی تمہارے ساتھ تھی وہ محض ایک خوبصورت جانور تھی اور کچھ نہ تھا۔ اس لڑکی کی چند منٹ کی حرکات سے میں نے اس کے مستقبل کے بارے میں اندازہ لگایا تھا کہ چونکہ تم اس کی محبت میں گرفتار ہو اس لئے تمہاری شادی تو اس سے ہو جائے گی لیکن وہ تمہیں بہت پریشان کرے گی۔ تمہاری اس سے کبھی بھی ذہنی ہم آہنگی نہ ہو سکے گی۔ اور ۵۰ سال کا عرصہ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ اس وقت تک تم حالات سے سمجھوتہ کر کے مطمئن ہو جاؤ گے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے ۲۰/۲۲ سال بڑی مشکل میں گذارے آخر تنگ آ کر میں نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے اس شخص کو کہا کہ تمہارا چہرہ اور تمہارے اطوار دیکھ کر میں نے یہ سارے

اندازے لگائے تھے اور یہ بالکل نارمل بات ہے۔

حضرت صاحب نے سوال کرنے والے صاحب کو فرمایا آپ کے سوال کا جواب یہی ہے۔

ایک اور احمدی نے سوال کیا کہ میرا سوال احمدیہ ٹائٹل کے بارے میں ہے کہ کیا جب (دین حق) ساری دنیا میں پھیل جائے گا تو کیا ہم یہ نام "احمدی" ترک کر دیں گے؟

حضرت نے جواب عطا فرمایا کہ یہ نام چھوڑ دینے کے لئے اختیار نہیں کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا احمدیت کا پھیلاؤ چاند کی طرح ہے جس کی میٹھی روشنی آہستہ آہستہ اثر کرتی ہے اگرچہ وہ اتنی طاقتور بھی ہوتی ہے کہ بعض لوگ چاندنی راتوں میں پاگل ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ چاند کا FAN ہے یہی احمدیت کی مثال ہے۔ اس نام کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

لاٹری میں حصہ لینا ایک صاحب نے سوال کیا کہ لاٹری میں حصہ لے کر جو رقم ملے اسے دین کی خدمت کے لئے خرچ کر دیا جائے تو کیا یہ طریق ٹھیک ہے؟

حضرت صاحب نے جواباً فرمایا آپ کا خیال ٹھیک نہیں ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض احمدی غیرارادی طور پر اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں بعض بہت بڑی بڑی رقمیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کویت یا کسی اور ملک سے مجھے ایک بار ایک خط ملا۔ خط لکھنے والے نے بتایا کہ اسے کچھ علم نہ تھا کہ جوئے کا سلسلہ کیا ہے اور احمدیت کا اس کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے۔ اس کے چند ساتھیوں نے مل کر ایک لاٹری خریدی اس میں وہ شخص بھی شامل تھا۔ اس پر لاکھوں پاؤنڈ کا انعام نکل آیا۔ سب نے وہ رقم تقسیم کرلی۔ اب وہ شخص اس رقم سے مطمئن نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ ہماری جماعت کا مؤقف کیا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا پرسوں ملاقات کے دوران ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ میاں بیوی تھے۔ خاوند نے بتایا کہ اسے جوئے کے سلسلے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ ایک روز اس کے دفتر کے چند ساتھیوں نے مل کر ایک گھوڑے پر مشترکہ طور پر رقم لگائی۔ اس نے بھی ساتھ دینے کے خیال سے غیرارادی طور پر اپنا حصہ شامل کردیا۔ وہ گھوڑا جیت گیا۔ اس شخص کو بھی اس کا حصہ ملا جو کوئی بہت بڑی رقم نہ تھی مگر اچھی خاصی تھی۔ میاں بیوی نے فیصلہ کیا کہ حضرت صاحب سے پوچھا جائے کہ اس رقم کا کیا کیا جائے۔ لیکن مجھے ملاقات میں کچھ بتانے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ میاں بیوی نے فیصلہ کرلیا کہ جو بھی ہو ہم یہ رقم بہرحال جماعت کو دیں گے کہ وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ صورت حال اس کے مخالف ہے جو آپ نے (سوال کرنے والے نے) بتائی ہے۔ عموماً احمدی ایسی باتوں کا خود ہی خیال کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ چند ایک ایسا کرتے ہوں مگر نہ بتاتے ہوں لیکن اکثر ایسی باتوں میں ملوث ہی نہیں ہوتے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس معاملے کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ مثلاً ریڈرز ڈائجسٹ وغیرہ رسالوں میں ڈراز نکلتے ہیں۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

مختلف حالات میں قانون مختلف ہو جاتا ہے۔ مثلاً آپ نمائش دیکھنے جاتے ہیں۔ آپ کی نیت صرف نمائش دیکھنا ہے۔ لیکن جو ٹکٹ آپ نے خریدا ہے اس کے ساتھ لاٹری بھی لگی ہوئی ہے حالانکہ آپ نے ٹکٹ نمائش دیکھنے کے لئے خریدا ہے۔ لاٹری کے لئے نہیں۔

حضرت قاضی عبداللہ صاحب کا ایک عجیب واقعہ حضرت صاحب نے اس ضمن میں ایک واقعہ بھی سنایا آپ نے فرمایا حضرت مولوی قاضی محمد عبداللہ صاحب بیت الفضل لندن کے امام رہے ہیں۔ بہت نیک بزرگ تھے۔ رحم دل اور سادہ۔ وہ لندن میں ایک نمائش دیکھنے گئے۔ انہیں ٹکٹ کے ساتھ لاٹری کا کچھ پتہ نہ تھا۔ نمائش دیکھی اور واپس آگئے۔ پھر لندن سے ربوہ بھی آگئے۔ کچھ پتہ نہ تھا کہ کیا ہوا۔ خیال بھی نہ رہا کہ کوئی ٹکٹ خریدا تھا۔ کافی عرصہ گذر گیا۔ بہت بعد میں ان کو کچھ رقم کی ضرورت پڑی۔ انہوں نے کان میں آلہ سماعت لگوانا تھا اس کے لئے رقم ان کے پاس نہ تھی۔ وہ کسی سے رقم مانگنا نہ چاہتے تھے۔ اللہ سے دعا شروع کی کہ مولا کریم مجھے اس رقم کا بندوبست کر دے۔ اس دوران انہیں لندن سے ایک خط ملا اس کمپنی کی طرف سے جہاں سے ٹکٹ خریدا تھا۔ کمپنی نے لکھا تھا کہ بڑی مشکل سے آپ کا ایڈریس ملا ہے آپ نے فلاں زمانے میں ایک ٹکٹ خریدا تھا۔ اس پر لاٹری نکلی ہے۔ وہ کوئی بڑی رقم تو نہ تھی لیکن اس زمانے کے لحاظ سے بڑی بھی تھی۔ کمپنی نے لکھا کہ ہمیں آپ کا پتہ نہ تھا اس لئے چپ کر گئے۔ اب یہ ہوا کہ ہماری کمپنی کے ایک ڈائریکٹر آپ کی جماعت کے کسی آدمی سے ملے جہاں آپ کا ذکر آیا۔ ڈائریکٹر نے کہا کہ ہم تو اس آدمی کو تلاش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے آپ کا ایڈریس لیا اور خط لکھا۔ حضرت قاضی عبداللہ صاحب نے فوراً حضرت امام جماعت سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا ان کو یہ رقم لے لینی چاہئے؟ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اجازت دی کہ آپ یہ رقم لے سکتے ہیں اب قدرتی بات یہ تھی کہ یہ اتنی ہی رقم تھی جس کی ان کو کان کا آلہ لگوانے کے لئے ضرورت تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب یہ حالات پر منحصر ہے کہ کون سے حالات میں یہ بات ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے جماعت کو ہدایت کر رکھی ہے کہ اگر انہیں اس بارے میں شک ہو تو جماعت سے رابطہ کرکے پوچھ لیں۔ صاف بات کریں۔ اگر فیصلہ ہو کہ یہ جوئے کی صف میں شامل ہے تو جماعت کے فیصلہ کی تعمیل کریں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جب احمدیت پوری دنیا پر غالب آجائے گی اس وقت سیاسی لیڈروں اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا کیا رشتہ ہوگا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو تو امام جماعت احمدیہ کا سیاست دانوں پر کیا اثر ہو گا؟ حضرت صاحب نے فرمایا اس وقت یہ جو آج جیسے سیاست دان ہیں وہ نہ ہوں گے۔ سیاست آج سے مختلف ہوگی۔ آج تو سیاست طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور کچھ نہیں۔ لیکن امید ہے کہ اس وقت کے سیاست دان ٹھیک راستے پر رہیں گے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو اور سیاست میں دیانت داری نہ رہے تو ان کے امام جماعت احمدیہ سے تعلقات ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنی اپنی جگہ الگ الگ رہیں گے۔

فجر کے وقت اٹھنے کی مشکل ایک صاحب نے سوال کیا کہ آپ اپنے تمام خطبات میں اللہ کو یاد کرنے کے طریق بتاتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کے لئے صبح فجر کی نماز کے وقت اٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پہلے ہی میں نے اس سوال کا جواب دے دیا ہے کہ امام جماعت سے کیا تعلقات ہوں گے؟ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ امام جماعت کو ماننا ضروری ہے تو قدرتی بات ہے کہ امام جماعت سے رابطہ رکھنا ہوگا۔ اس رابطے کے نتیجے میں نور اور روشنی پیدا ہونی چاہئے۔ لیکن اگر آپ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ امام جماعت کی اطاعت کریں تو پھر ان خطبات کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مختلف لوگوں سے میں نے یہ باتیں سنی ہیں کہ فجر پر اٹھنا مشکل ہے۔ لیکن ان میں سے جو کوشش کرتے ہیں ان کے لئے حوصلہ افزا خبر یہ ہے کہ ایسے لوگ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے مقصد کی طرف چل پڑیں تو یہ ایک خوش آئند بات ہوگی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں خاص طور پر وسطی نماز کی حفاظت کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ وسطی نماز مختلف لوگوں کے حساب سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے ظہر مشکل ہے' کچھ کے لئے عصر' کچھ کے لئے مغرب یا عشاء مشکل ہوتی ہے۔ اور بعض لوگوں کے لئے فجر مشکل ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اکثر جگہ یہ عادت ہوتی ہے کہ رات کو دیر تک گپ شپ کرتے رہتے ہیں۔ خاندان یا ماحول کی وجہ سے بیٹھے رہتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ صبح اٹھنا مشکل ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو کوئی خوبصورت یا مزیدار کام حکومت کی طرف سے دے دیا جائے اور اس کے لئے ان کو صبح ۴ بجے اٹھنا پڑے تو کیا وہ حکومت سے معافی مانگیں گے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں بعض دفعہ نصف رات کے بعد یا بعض اوقات علی الصبح خبروں کے لئے ٹی وی آن کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت خبریں سنانے والا بڑا فریش اور چاق و چوبند ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بڑی دور سے آیا ہوا ہوتا ہے۔ مگر وہ بڑا تازہ دم خبریں پڑھ رہا ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ ترجیح کس چیز کو دینی ہے؟ میری بچیاں پاکستان گئیں۔ بعض شادیاں تھیں ان میں شریک ہونا تھا۔ ایسے مواقع پر خاندان کے لوگوں کے ساتھ رات گئے ملاقاتیں جاری رہتی ہیں۔ میں نے ان کو نصیحت کی کہ اگر تم نے صبح کی نماز نہ پڑھی تو سمجھنا کہ ساری محنت ضائع چلی گئی۔ چنانچہ انہوں نے واپس

آکر بتایا کہ ہم نے بہت انجوائے کیا۔ اگر آپ کی نصیحت نہ سنی ہوتی تو شاید سستی کر جاتے۔ ہم نے رات کی محافل بھی اٹنڈ کیں اور صبح کی نماز بھی نہیں چھوڑی۔

مخلوق کو تبدیل کرنے کی کوشش

ایک صاحب نے کہا کہ سائنسدان اس وقت جینٹک انجنیئرنگ GENETIC ENGINEERING کے بارے میں تجربات کر رہے ہیں۔ جس کا مطلب جانداروں کی نسلوں میں تبدیلیاں لانا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے معاملات میں ہمارا دین کس حد تک جستجو کی اجازت دیتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا قرآن کہتا ہے کہ شیطان نے خدا سے کہا کہ میں اپنا پورا حصہ لوں گا۔ جو میری اطاعت کریں گے۔ میں ان کے جذبات کو ابھاروں گا اور ان کو مجبور کروں گا کہ وہ اپنی نسل CREATION کو تبدیل کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب قرآن نازل ہوا اس وقت خدا کی مخلوق کو تبدیل کرنے کا خیال کس طرح آ سکتا تھا۔ اس وقت کا انسان تو کوئی چھوٹا سا میکنائز بورڈ بھی نہ بنا سکتا تھا۔ اس پر خدا نے کہا کہ جو ایسا کریں گے میں ان کو سزا دوں گا۔

حضرت صاحب نے کہا کہ جب بھی میں یہ بات پڑھتا تھا سوچتا تھا کہ کبھی نہ کبھی ایسا ضرور ہو گا کہ انسان مخلوقات کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب بھی ایسی چیزیں انسان کے ہاتھ سے نکلیں گی وہ وقت ہو گا جب ان کو سزا دی جائے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ امریکہ میں بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ معمولی کیڑے کو چھیڑا ہے اور اس کی نسل بدل کر کوئی اور چیز پیدا کرنے کی کوشش کی ہے تو سائنسدان کہتے ہیں کہ ان کو ڈر لگتا تھا کہ کوئی جانور یا کوئی ایسی چیز نہ نکل آئے کہ جس پر قابو نہ پایا جاسکے۔ آج کل تو بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کمپیوٹر کنٹرول سے باہر ہو گیا۔ یہ سب چیزیں خدا کی تخلیق سے باہر نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں تو اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب خدا کی تخلیق کے خلاف کوئی کام کیا جائے گا اس وقت سزا مقرر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسی چیز جو خدا کی تخلیق میں مدد دے اس کی ممانعت نہیں۔ تمام چھوٹے موٹے جانور تخلیق کی مدد کرنے کے لئے بنائے گئے۔ جب تک یہ انسانی خدمت کے لئے رہیں گے ٹھیک رہیں گے۔ لیکن جب سائنسدان اس قسم کے تجربے کر کے انسانی زندگی میں مداخلت کریں گے تو یہ خدا کے کام میں مداخلت ہو گی۔

★☆★☆★

انقلاب حقیقی

تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء حضرت امام جماعت الثانی انقلاب حقیقی کے موضوع پر مزید فرماتے ہیں:۔

اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد فرشتوں کے سوال کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ جب تک تمدنی نظام نہ ہو ہر قسم کا قتل و غارت ایک برائی کا رنگ رکھتا ہے اور گناہ کہلاتا ہے۔ لیکن جونہی نظام حکومت قائم ہو بعض قسم کی لڑائیاں اور قتل جائز اور درست ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ حکومت کی اطاعت نہ کرتے ہوں ان کے خلاف جنگ جائز سمجھی جاتی ہے۔ جو فساد کرتے ہوں ان کا قتل جائز سمجھا جاتا ہے اور تمام حکومتیں ایسا کرتی ہیں بلکہ ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔

پس جب آدم کے خلیفہ فی الارض بنانے کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا تو ملائکہ نے حکومت کے تمام پہلوؤں پر نظر کی اور ان کو یہ نئی بات معلوم ہوئی کہ قتل اور خون اور جنگ کی ایک جائز صورت بھی ہے اور آدم سے بعض دفعہ یہ افعال صادر ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ فعل پسندیدہ سمجھا جائے گا نہ کہ برا۔ اور چونکہ اس سے پہلے نظام حکومت کی مثال نہ تھی یہ امر فرشتوں کو عجیب معلوم ہوا۔ اسی طرح جس طرح بعض لوگ جو حقیقت حال سے واقف نہیں رسول کریم ﷺ کی جنگوں پر اعتراض کرتے ہیں یا بعض قتل کی سزاؤں پر اعتراض کرتے ہیں۔ پس فرشتوں کا سوال آدم کے افعال ہی کے متعلق ہے جو وہ بحیثیت حاکم وقت کرنے والا تھا اور انہیں یہ امر عجیب معلوم ہوتا ہے کہ وہ افعال یعنی جنگ اور قتل جو پہلے گناہ سمجھے جاتے تھے اب ان کو بعض حالتوں میں جائز سمجھا جائے گا اور وہ کہتے ہیں۔ الٰہی! آپ ایک ایسا خلیفہ مقرر کرتے ہیں اور ایسے کام اس کے سپرد کرتے ہیں جو پہلے ناجائز تھے اللہ تعالیٰ ان کو جواب دیتا ہے کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ تم نہیں جانتے گو بظاہر حکومت کے قیام سے بعض قسم کے جبر کی اجازت دی جاتی ہے اور انفرادی آزادی میں فرق آتا ہے لیکن بحیثیت مجموعی یہ چیز اور قواعد فرد کے لئے بھی اور قوم کے لئے بھی مفید ہوتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جو معنے میں نے کئے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یقیناً میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کا فقرہ عبارت میں نہایت ہی عمدہ طور پر چسپاں ہو جاتا ہے اور دوسرے معنوں کے رو سے اس میں کسی قدر تکلف پایا جاتا ہے یا کم سے کم وہ معنے ایک دوسرے معنوں کے محتاج رہتے ہیں۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا میں تمدن کے معنے ہی یہ ہیں کہ خون اور فساد کی بعض جائز صورتیں پیدا کی جائیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ زید قتل کرتا ہے اور دنیا کے نزدیک قاتل قرار پاتا ہے۔ مگر جب اسی زید کو گورنمنٹ پھانسی دیتی ہے تو وہ قاتل نہیں بنتی بلکہ اس کا فعل جائز اور مستحسن سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح لوگ اگر کسی کے مکان یا جائیداد پر قبضہ کر لیں تو سب کہیں گے یہ فسادی ہیں مگر گورنمنٹ ملکی ضرورت کے ماتحت اگر جائیدادوں پر قبضہ کر لے تو یہ فعل لوگوں کی نظر میں جائز سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو حبس بے جا میں رکھے تو یہ ظلم قرار دیا جاتا ہے لیکن گورنمنٹ اگر کسی کو نظر بند کر دے اور فردی آزادی میں دخل اندازی کرے تو یہ جائز بلکہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

پس جب خدا نے کہا کہ ہم دنیا کو متمدن بنانے والے ہیں اور ہم ایک شخص کو اپنا خلیفہ بنانے والے ہیں جو قانون نافذ کرے گا جو قانون کے ماتحت بعض لوگوں کو قتل کی سزا دے گا۔ جو قانون کے ماتحت بعض لوگوں کی جائیدادوں پر زبردستی قبضہ کرے گا۔ جو قانون کے ماتحت فردی آزادی میں دخل انداز ہو گا۔ تو چونکہ یہ ایک بالکل نئی بات تھی اس لئے فرشتوں نے اس پر تعجب کیا اور وہ حیران ہوئے کہ اس سے پہلے تو قتل کرنا ناجائز قرار دیا جاتا تھا مگر اب قتل کی ایک قسم جائز ہو جائے گی پہلے فساد کرنا ناجائز قرار دیا جاتا تھا مگر اب فساد کی ایک قسم جائز ہو جائے گی۔

یہ نقطہ نگاہ ابتدائی زمانہ کے لحاظ سے لوگوں کے لئے نہایت ہی اہم تھا بلکہ یہ اعتراض آج بھی دنیا میں ہو رہا ہے۔ چنانچہ یورپ میں ایک خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو پھانسی کی سزا کے مخالف ہیں اور وہ اس کی دلیل یہی دیتے ہیں کہ جب کسی کو قتل کرنا ناجائز ہے تو حکومت کسی آدمی کو کیوں قتل کرتی ہے حالانکہ حکومت صرف پھانسی ہی نہیں دیتی اور کئی قسم کے افعال جو بعض گناہوں سے شکل میں میں مشارکت رکھتے ہیں حکومت کرتی ہے۔ مثلاً ٹیکس لیتی ہے۔ اور اگر پہلا خیال درست ہے تو یہ بھی کہنا پڑے گا۔ کہ ٹیکس کی وصولی چونکہ ڈاکہ اور چوری کے مشابہ ہے اسے بھی ترک کر دینا چاہئے لیکن یہ لوگ ٹیکسوں پر اعتراض نہیں کرتے۔ پس معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا پھانسی پر اعتراض محض ایک وہم ہے۔ اور قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔

ابتدائی زمانہ میں چونکہ ابھی بادشاہت کا طریق جاری نہیں تھا دنیا تمدن سے کوسوں دور تھی اس لئے جب کوئی شخص کسی کو مارتا تو سمجھا جاتا کہ اس نے بہت برا کام کیا ہے۔ جب کسی کو لوٹتا تو ہر کوئی کہتا کہ یہ نہایت کمینہ حرکت کی گئی ہے مگر جب خدا تعالیٰ نے بادشاہت قائم کی۔ اور یہ قانون جاری ہوا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے۔ اسے قتل کیا جائے۔ تو لوگوں کو سخت حیرت ہوئی۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ کیا ہوا کہ ایک کے لئے جائز ہے اور دوسرے کے لئے ناجائز۔ ایک کے لئے لوٹ کھسوٹ جائز ہے اور دوسرے کے لئے لوٹ کھسوٹ ناجائز۔ گورنمنٹ ٹیکس لے لے تو یہ جائز ہو گا۔ مگر دوسرا کوئی شخص زبردستی کسی کا روپیہ اٹھا لے تو اسے ناجائز کہا جائے۔

گویا وہ سارے افعال جن کو برا سمجھا جاتا ہے انہیں جب حکومت کرتی ہے تو اس کا نام تہذیب رکھا جاتا ہے۔ اور کوئی ان پر برا نہیں مناتا۔ لیکن افراد وہی فعل کریں تو اسے برا سمجھا جاتا ہے۔

★☆★☆★

ہمارے نزدیک اس وقت کسی کو متبتّل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام اور رضا کو دنیا اور اس کی متعلقات اور مکروہات پر مقدم کرے۔ کوئی رسم وعادت، کوئی قومی اصول اس کا رہزن نہ ہو سکے، نہ نفس رہزن ہو سکے، نہ بھائی نہ جورو، نہ بیٹا نہ باپ، غرض کوئی شے اور کوئی متنفس اس کو خدا تعالیٰ کے احکام اور رضا کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لا سکے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فناء اتم طاری ہو جائے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگاں

مکرم پیر محمد یوسف آف گوجرہ

محمد اشرف کاہلوں

ایک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر ایک بزرگ اور محترم بارعب شخصیت نے خاکسار کو نہایت محبت اور پیار کے انداز میں گلے لگا کر دیر تک اپنی پرسوز دعاؤں سے نوازا۔ خاکسار نے جب چہرہ کی جانب دیکھا تو آنکھیں آنسوؤں سے لبریز پائیں۔ اس انداز دعا اور پیار کی لمس ابھی تک خاکسار محسوس کرتا ہے۔ تعارف پر معلوم ہوا کہ آپ میرے محترم خسر جناب سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کے برادر محترم پیر محمد یوسف صاحب ہیں۔ جن کی ملاقات کا خاکسار کو عرصہ سے اشتیاق تھا۔ کیونکہ آپ کے حسن کردار کا غائبانہ تعارف دوسروں کی زبانی ہو چکا تھا۔ بعد میں بھی چند ملاقاتوں کا شرف پایا اور جو سیرت و کردار کے بارے میں سنا تھا۔ اسے حقیقت پایا۔ آپ متاثر کن شخصیت کے مالک تھے۔ زندگی کے چند اہم گوشوں سے نقاب سرکا رہا ہوں تا احباب جماعت کو تحریک ہو کہ وہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

آپ گوجرہ ضلع فیصل آباد کی مشہور سادات فیملی کے چشم و چراغ تھے۔ والد کا نام چراغ شاہ تھا حسن اتفاق سے والدہ کا نام بھی چراغ بی بی تھا۔ دونوں اسم بامسمیٰ وجود تھے۔ محترمہ چراغ بی بی روحانی طور پر چراغ ہی ثابت ہوئیں۔ گوجرہ میں علوم ظاہری کی درس و تدریس میں خشت اول تھیں۔ جب میاں بیوی احمدی ہوئے۔ یہ زمانہ کم و بیش ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ کا ہے تو احمدیت کی مخالفت کی بنا پر محترمہ چراغ بی بی کو منصب درس تدریس سے ہٹا دیا گیا۔ آپ نے اعلیٰ استقامت کا نمونہ دکھایا۔ یوں چراغین کی بدولت خاندان میں احمدیت کا فروغ ہوا۔ محترم پیر محمد یوسف صاحب اسی خاندان سے تھے۔ آپ نے اعلیٰ تعلیم پائی۔ اور پیشہ درس و تدریس سے منسلک ہو گئے۔ آپ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ آپ نے زمانہ طالب علمی میں احمدیت کو قبول کیا۔

محترم پیر محمد یوسف صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ پروقار شخصیت تھی۔ طبیعت میں نفاست پسندی اور سادگی تھی۔ نرم دل اور نرم خو تھے۔ آواز میں دھیما پن تھا۔ گفتگو میں حلاوت اور شرینی تھی۔ چہرے سے حیا کی خوشبو مہکتی تھی۔ درد دل رکھنے والے انسان تھے۔ ہر عمل سے محبت اور پیار کی مہک آتی تھی۔ آپ کی عادات اور خصائل کے چند اہم واقعات کچھ یوں ہیں۔

(۱) محترم پیر صاحب دل کے حلیم تھے۔ ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے۔ دھیمی آواز میں گفتگو کرتے۔ محض سختی برائے سختی کے قائل نہیں تھے۔ ہر کس و ناکس سے محبت سے پیش آتے۔ مشفقانہ رویہ تھا۔

(۲) صلہ رحمی کے حوالہ سے ہی ایک واقعہ تحریر ہے کہ آپ اپنے بھائیوں سے دلی محبت رکھنے والے تھے۔ ادب و احترام اور مراتب کا خیال رکھتے تھے۔ محترم پیر صاحب کی وفات پر آپ کے برادر اصغر محترم جناب احسن اسماعیل صدیقی صاحب آف گوجرہ نے اپنے جذبات کے تحت محترم پیر صاحب کے حسن خلق اور حسن کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مرثیہ تحریر کیا ہوا ہے۔ محترم صدیقی صاحب اسے شائع کروا دیں۔ تو آپ کی شخصیت و کردار کے نئے گوشے ابھر کے سامنے آویں۔ یہ محترم پیر صاحب کی صلہ رحمی کا نتیجہ ہے کہ محترم صدیقی صاحب نے اپنے جذبات کا آئینہ آپ کی ذات کو بنایا ہے۔ صلہ رحمی کی دلآویز تصویر سامنے آتی ہے۔ شخصیت کے خدوخال نکھرتے ہیں۔ یہ محترم پیر صاحب کی ذات کا جادو و محبت تھا۔ جس نے بھائیوں کو مسحور کر لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دوران ملازمت جب بھی ابتلا پیش آئے نرم مزاجی اور حلیمی سے بفضل اللہ غالب رہے آپ جذبہ صلہ رحمی سے سرشار تھے۔ حسب مراتب حقوق کا خیال رکھنے والے تھے۔ والدین کی خوشنودی کے حصول میں کوشاں رہتے۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آتے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرتے خاندان میں اکثر لڑکوں کو اپنے پاس رکھ کر انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ جو آج مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ وہ پیر صاحب کی توجہ اور دعا کا مرہون منت ہیں۔ اور احترام سے یاد کرتے ہیں۔ بر موقعہ شادیاں بچوں کو تحائف دیتے۔ غرضیکہ صلہ رحمی کا حق ادا کرنے میں آگے ہی آگے قدم بڑھانے والے تھے۔ اسی جذبہ نے آپ میں ہمدردی مخلوق کے فریضہ کو موثر بنایا۔

محترم پیر صاحب عبادت ریاضت کا بڑا ذوق اور شوق رکھنے والے تھے۔ نیکیاں بجا لانے میں خوشی محسوس کرتے۔ تہجد کا التزام کرتے تھے۔ آپ کی نماز میں ایک سوز اور تپش تھی دل کی حضوری سے یہ فریضہ سرانجام دیتے بڑے انہماک سے نماز پڑھتے۔ سجدوں میں خوب دعا کرتے۔ ایسے موقعوں پر ایسا محسوس ہوتا کہ دل ہانڈی بنا ہوا ہے۔ عاجزی و انکساری ہر ارکان نماز سے ٹپکتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ نماز عشق ادا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے بھی عشق تھا۔ باقاعدہ تلاوت کرتے۔ خوب تدبر کرتے۔ فہم رسا تھے۔ اس لئے تلاوت میں مزہ پاتے۔ خوش الحانی سے تلاوت کرتے۔ تو پرسوز آواز دلوں پر اثر کرتی۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا دور کئی بار کرتے۔ صبح خیزی کا منظر تو بڑا مسحور کن ہوتا اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کر کے جب درد اور عشق سے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تو عجیب روحانی سماں نظر آتا۔ مالی قربانیوں میں بھی آپ کا قدم پیچھے نہیں تھا۔ جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے اور خوشی محسوس کرتے۔ دیگر جماعتی تحریکات میں ضرور شامل ہوتے۔ انصاراللہ کی سطح پر منعقد ہونے والے امتحانات میں شریک ہوتے۔ قابلیت اور علمی شغف کی یہ کیفیت تھی کہ ایک موقعہ پر پاکستان کی سطح پر ہونے والے انصاراللہ کے امتحان میں اول نمبر پر آئے۔ خاکسار نے وہ درثمین اردو دیکھی ہے جو دوسرے انعام کے ساتھ آپ کو انعام میں ملی تھی۔ اور آپ نے اپنے دستخطوں سے اسے انابت محبت اور احترام کے جذبات کے ساتھ اپنے برادر اکبر محترم سید محمد عبداللہ شاہ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

(۴) استقامت آپ کی زندگی کا زیور تھا دوران سروس محض احمدیت کی بناء پر ابتلا پر ابتلا آتے رہے لیکن آپ نے کمال استقامت کا نمونہ دکھایا۔ دنیاوی نقصانوں کو احمدیت پر تج دیا۔ ذرا بھی دل میں ملال پیدا نہ ہوا۔ تندیٔ باد مخالف آپ کے قدموں میں لغزش پیدا نہ کر سکی۔

تاریخ احمدیت جلد ۱۴ میں تحریر ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ جن میں ایک مخلص احمدی پیر محمد یوسف صاحب بی اے کے خلاف قتل اور حملہ کی تلقین کی گئی۔ (ایضاً صفحہ ۳۹۳) اس ضمن میں خاکسار نے آپ کی بڑی بیٹی مکرمہ منور الاسلام صاحبہ سے تفصیل چاہی تو محترمہ نے جو واقعات بیان کئے ان کا خلاصہ یوں ہے کہ اس پرآشوب فتنہ کے دوران واقعی لوگوں کو پیر صاحب کے قتل پر ابھارا گیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ہمارے گھر پر پتھراؤ کیا گیا۔ گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی ہم بچے یہ دیکھ کر سہم جاتے تھے تو والد صاحب حوصلہ دیتے۔ ایمان افروز واقعات بتاتے۔ آپ استقامت کا مجسمہ تھے۔ چہرے پر حزن و ملال کے قطعاً" آثار نہ ملتے۔ جس سے ہمیں سکون ملتا۔ خدا تعالیٰ غیر معمولی سامان پیدا کر دیتا اور یہ دور دھوئیں کی طرح اڑ جاتا تاریخ احمدیت جلد ۱۶ میں بھی آپ کا ذکر ملتا ہے اس زمانہ میں آپ ہائی سکول چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں سروس کر رہے تھے۔ ۱۹۵۳ء کا پرآشوب زمانہ تھا آپ بھی غیروں کی ایذا رسانیوں کا نشانہ بنے۔ بڑا کڑا وقت تھا لوگ قتل پر آمادہ تھے۔ گھر کا محاصرہ ہو چکا تھا۔ اس واقعہ کی تصریح و تفصیل خاکسار نے آپ کی بیٹی محترمہ بشریٰ صاحبہ سے دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس زمانہ میں بہت کم عمر تھیں اتنا یاد ہے کہ رات کی تاریکی میں جب مکان چھوڑنے کا موقعہ ملا۔ تو ہم پیٹ کے بل کھالوں اور کھیتوں میں سے ہو کر محفوظ مکان پر گئے تھے۔ لبوں پر دعائیں تھیں والد صاحب استقامت کا پیکر دکھائی دیتے تھے۔ ان کے چہرے سے ہم حوصلہ پاتے تھے۔

محترم پیر صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس بنا پر بعض نہیں بلکہ اکثر اوقات ماتحت شورش پیدا کر دیتے یا کوشش کرتے۔ لیکن آپ کا حسن کردار اس قدر صاف اور شفاف تھا کہ افسران بالا اس سے متاثر تھے۔ وہ آپ کی دیانت داری اور مفوضہ فرائض کی صحیح سرانجام دہی سے واقف تھے۔ اس لئے ان کی یہ کاوشیں کارگر ثابت نہ ہوتیں۔ آپ استقامت کا دامن نہ چھوڑتے اور بالآخر فتح و کامرانی بفضل باری تعالیٰ آپ کے نصیب میں ہوتی۔

(۵) محترم پیر صاحب ایک دعا گو بزرگ تھے۔ قبولیت دعا کے اور بھی نمونے ہوں گے لیکن ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چک جھمرہ میں غیر معمولی نصرت خداوندی ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہی تھا۔ ان کی اولاد اس پر گواہ ہے اور ان کی بیٹی کی شہادت واقعہ چک جھمرہ میں پیش کر چکا ہوں۔ اور خود بھی اپنی پہلی ملاقات کے ضمن میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ لبوں پر ہمہ وقت دعائیہ کلمات کا جاری رہنا اس بات کی شہادت ہے کہ وہ دعاؤں پر روز روشن کی طرح یقین رکھنے والے وجود تھے۔ بناوٹ اور تصنع سے آپ کی زندگی

پاک تھی گو سادگی پسند تھے لیکن نفاست پسندی کا مادہ بھی طبیعت میں تھا۔ خوش وضع اور خوش پوش تھے۔ اسراف کا اس میں عمل دخل نہ تھا۔ لباس کو ستر کے تقاضوں کا ذریعہ خیال کرتے ایک دفعہ کا واقعہ ہے سکول جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ وقت کی قلت تھی قمیض مل نہیں رہی تھی جب دیکھا کہ اور دیر کرنا پابندی وقت میں حارج ہونے والی بات ہے۔ فوراً بنیان پر کوٹ زیب تن کر کے سکول چلے گئے۔ فرائض شناس انسان تھے۔ دل حمد سے معمور رہتا تھا اکثر زبان پر اس قسم کا جملہ رہتا۔ "شکر مینوں تیریاں ایناں نعمتاں دا۔ ہووے لاکھ کروڑ جند تاں واد دیوں" موقعہ کی مناسبت سے دوسروں کو نصائح کرتے اکثر کہتے (ا) تمہیں اگر سودا نہیں بھی لینا تو اس دکان پر کھڑے ہو جاؤ جہاں کوئی گاہک نہیں۔ تمہیں دیکھو وہاں گاہک آ جائے گا اور غریب کا بھلا ہو گا (ب) غریب تانگے والے کے تانگے پر بیٹھیں۔ تمہاری وجہ سے اور بھی لوگ بیٹھیں گے تمہارے دل میں تکبر پیدا نہیں ہو گا۔ اور اس سے ہمدردی ہو جائے گی۔

(ج) جھوٹ ہرگز نہ بولیں اور انتقام لینے کے لئے حوالہ بخدا کریں آپ موصی تھے ور ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اس دعا کے ساتھ مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اے خدا! بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

بقیہ صفحہ ۱

ان برائیوں سے اجتناب کرے گا۔ پس یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جہاں مذہب نہیں وہاں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جہاں مذہب ہے وہاں بھی یہ سب موجود ہیں اگر کوئی چیز ایسی ہے۔ کہ جہاں مذہب ہے وہاں تو وہ موجود ہے لیکن جہاں مذہب نہیں وہاں موجود نہیں تو وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا خیال ہے۔ اگر مذہب نہیں تو انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا خیال نہیں رکھتا' وہ کہے گا مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا وہ سرے سے خدا تعالیٰ سے ہی انکار کر دے گا۔ لیکن ایک مذہب کا پابند انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا محتاج ہوتا ہے۔

(از خطبہ ۲۶- ستمبر ۱۹۵۲ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ "اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد امجد صاحب مقیم لاہور ابن مکرم محمد حلیم صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد گھنوکے ججہ (سیالکوٹ) کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم محمد رشید صاحب گھنوکے ججہ کا پڑپوتا اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم جاوید محمود صاحب لاہور کو مورخہ ۹۴-۴-۹ کو لڑکے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز کالونی لاہور کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب بھٹی ربوہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صالح و خادمِ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ بیگم صاحبہ ملک منصور احمد صاحب لاہور (سابق ایڈیشنل سٹیلمنٹ کمشنر) کی آنکھ کا آپریشن اتفاق ہسپتال میں ۱۹- اپریل کو کامیاب ہوا ہے۔ لیکن ابھی تکلیف ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کراچی کچھ عرصہ سے پٹھوں کی بیماری کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ عطاء المنان بابر ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب وڑائچ زعیم انصاراللہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ کا ہرنیا کا آپریشن ۹۴-۴-۲۷ بروز بدھ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے

○ محترمہ بیگم صاحبہ کرنل منور احمد صاحب کا آنکھ کا آپریشن دوبارہ ہو رہا ہے۔ خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم میاں عبدالسلام صاحب (زرگر) حال مقیم ہمبرگ کو فالج کا اٹیک ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب صدر ۸۴-ج-ب سرشمیر روڈ کی بیٹی نسیم اختر کو مکان کی چھت گرنے سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم طارق محمود طارق صاحب کی بائیں کلائی کی ہڈی میں Fracture ہو گیا۔ بعد ازاں خون کی سپلائی بند ہونے کی بناء پر ان کی دونوں ٹانگیں مفلوج ہو گئیں۔ فوری طور پر اتفاق ہسپتال پہنچایا گیا۔ ۲ آپریشنز کے ذریعہ کولیسٹرولز نکالے گئے اور خون کی سپلائی کو بحال کیا گیا۔ دائیں پاؤں میں ابھی طاقت بحال نہیں ہوئی اور آپریشن کا زخم بھی ابھی تک نہیں بھرا۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

ایک وقت میں تین کام

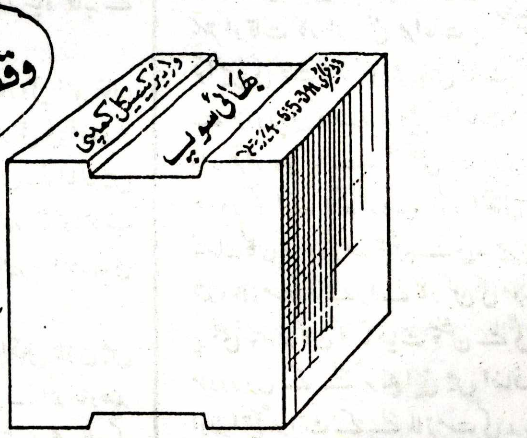

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

رجسٹرڈ
بھائی سوپ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ ‖ فیکس نمبر ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۲۴۵۲۲۰

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہو اور عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون ہیلپ: 211283، آفس 771، کلینک 606

خبریں

ربوہ = ۳۰۔ اپریل 1994ء
گذشتہ رات شدید آندھی کے بعد ہلکی بارش ہوئی
درجہ حرات کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج غیر جانبدار ہے۔ اپوزیشن کو چاہیے کہ سازشیں بند کرے۔ ملک میں سیاسی استحکام موجود ہے۔ صدر اور وزیراعظم کے درمیان بہترین تعلقات کار قائم ہیں۔ عدم استحکام کے بارے میں اپوزیشن جھوٹے دعوے کر رہی ہے صدر کا سرحد کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دوکانداروں اور خریداروں کی مزاحمت کے باوجود سیلز ٹیکس عائد کریں گے۔ کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ ہم ٹیکس چور قوم ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بہت جلد مرکز اور صوبوں میں ہماری حکومتیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا منافقت کی سیاست ختم کرکے دم لوں گا۔ "لوٹوں" اور "لفافوں" کے احتساب کا دن قریب آ رہا ہے۔ ہم برسراقتدار آکر سندھ کی قسمت بدل دیں گے۔

○ قائم مقام چیف جسٹس پاکستان سعد سعود جان نے کہا ہے کہ عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کے خلاف کوئی ناممکن قدم اٹھایا گیا تو عدالتیں بچاؤ کے لئے تیار ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی اس دفعہ کے خلاف بعض حلقوں میں مزاحمت پائی جاتی ہے لیکن میرے علم میں تو ایسی کوئی اتھارٹی نہیں جو آئین کے کسی حصے کو معطل کرنے کی مجاز ہو۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے کے چیمبر میں ہونے والے کامیاب مذاکرات کے نتیجہ میں اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ڈرگ مافیا کے بعض ارکان نظام کی اعلیٰ سطحوں میں گھس آئے ہیں۔ ڈرگ مافیا پولیس کی صفوں میں بھی شامل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سول سروسز اور پولیس میں ترقیوں اور تربیت کا نظام فوج کی طرز پر ترتیب دیا جانا چاہیے۔

○ صوبہ سرحد میں ۲۷۔ ارکان اسمبلی کو وزیر بنا دیا گیا ہے ان میں دس آزاد ارکان بھی شامل ہیں۔

○ اپوزیشن نے حکومت سے مذاکرات کے لئے تین شرائط پیش کر دی ہے وہ شرائط یہ ہیں اول سرحد میں صابر شاہ حکومت بحال کی جائے دوئم مہران بنک سکینڈل کی تحقیقات کے لئے اپوزیشن کے کسی رکن کی سربراہی میں پارلیمانی پارٹی کی تشکیل دی جائے اور سوئم اپوزیشن کے خلاف سیاسی بنیاد پر انتقامی کارروائیاں ختم کی جائیں۔

○ وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے کہ "خاموش سفارت کاری" کے ذریعے کوئی ایسا کام نہیں کر رہے جو پاکستان کے مفاد کے خلاف ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کریں گے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ میں خاموش ڈپلومیسی کے بارے میں خاموش رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ خاموش ڈپلومیسی کی رفتار اچھی ہے۔

○ قائم مقام چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر سعد سعود جان نے کہا ہے کہ مضبوط رائے عامہ ۷۳ء' کے آئین کی اصل حالت میں بحالی چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں آئین سے متعلق آگاہی پیدا کی جائے تاکہ وہ اپنے حقوق سے واقف ہو سکیں۔ اس آئین میں انسان کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستیں بحال کرنے کے لئے آئین میں ۱۴ویں ترمیم کا بل پیش کئے جانے پر فضل الرحمان کی قیادت میں جے یو آئی جماعت اسلامی اور سپاہ صحابہ کے ارکان نے واک آؤٹ کیا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ محاذ آرائی کی فضاء کو ٹھنڈا کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور قائد حزب اختلاف نواز شریف کو ایک میز پر بٹھانے کی کوشش کروں گا۔

○ لاہور کے علاقہ علامہ اقبال ٹاؤن میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے سپاہ صحابہ کے قاری محمد طاہر کو موقعہ پر ہلاک کر دیا اور ان کا ایک ساتھی محمد رفاقت شدید زخمی ہو گیا۔ ملزم سینکڑوں راہ گیروں کے سامنے فرار ہو گئے۔ علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ سراپا احتجاج بن گئے۔

○ مہران بینک کے سربراہ یونس حبیب نے کہا ہے کہ مہران بینک کو سیاست دانوں نے "طوائف" کی طرح استعمال کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے مختلف سیاست دانوں کو مختلف مواقع پر جو رقوم دیں ان کی تفصیل یوں ہے۔ نواز شریف حکومت کے خاتمے کے لئے ۲۵ کروڑ۔ نواز شریف کو مسلم لیگ کے فنڈ کے لئے ۶۵ لاکھ۔ پیپلز پارٹی کے انتخابی فنڈ کے لئے بے نظیر اور زرداری کو ۵ کروڑ۔ ۹۰ کے انتخابات کے لئے مختلف سیاست دانوں کو ۲۸ کروڑ اسلم بیگ کی طرف سے مالی معانت کی درخواست پر ۱۴ کروڑ۔ شیرپاؤ کو صابر شاہ کی حکومت کے خاتمے کے لئے۔ ۱۱۔ کروڑ۔ جام صادق۔ ۱۵ کروڑ۔ یوسف ایڈووکیٹ نے ۵ کروڑ روپیہ اعجاز الحق چوہدری شجاعت' جاوید ہاشمی' چوہدری نثار اور شیخ رشید کے نام پر وصول کئے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ کوئی سیاسی بحران نہیں حکومت کی حالات پر مکمل گرفت ہے۔ سیاسی مفاہمت کے لئے ہمارے دروازے تمام سیاسی و جمہوری قوتوں کے لئے کھلے ہیں لیکن اصولوں پر سمجھوتہ نہیں ہو گا۔

○ قومی اسمبلی نے مزدوروں کی کم از کم تنخواہ ۳۰۰۰ ہزار روپے مقرر کرنے کا بل منظور کر لیا ہے۔

○ کراچی میں پولیس اور ایم کیو ایم کے کارکنوں میں دو گھنٹے تک فائرنگ ہوتی رہی جس کے نتیجہ میں ۲۔ افراد ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے۔ بعد میں رینجرز کو طلب کر لیا گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی سینٹیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے اپوزیشن کو بلڈوز کر کے خواتین کی نشستیں بحال کرنے کی کوشش کی تو شدید مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں لٹیرے ہیں۔ قوم کا مال لوٹ کر کھا گئے ہیں۔ انہوں نے کہا اب اسلامی انقلاب کی باتیں ہونے لگی ہیں۔

○ قومی اسمبلی نے مزدوروں کی اجرت' بہتر اوقات کار اور نئی مراعات پر مشتمل قوانین کی محنت کا ترمیمی بل پاس کیا ہے جس سے مزدوروں کو مندرجہ ذیل مراعات کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔ مستقل معذوری پر مزدور کو ایک لاکھ روپے اور انتقال پر پسماندگان کو سو فی صد پنشن ملے گی۔ غیر بیمہ شدہ ملازمت کرنے والے کارکن کی موت پر بھی پسماندگان کو تاحیات پنشن ملے گی۔ مزدوروں کے لئے گریجوایٹی میں اضافہ۔ اولڈ ایج گرانٹ کے لئے ملازمت کی مدت اب ۲ سال ہو گی۔ کارکن خواتین کو خاوند کی موت کی صورت میں مخصوص رخصت دی جائے گی۔ دوران عدت پوری اجرت ملے گی۔ نئے قوانین کا اطلاق ۳۔ ہزار روپے اجرت پانے والے مزدوروں پر ہو گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام میں لاوا پک چکا ہے اور حکومت کی نااہلی اور کرپشن کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ انہوں نے کہا وزیراعظم سندھ کو اپنا صوبہ قرار دیتی ہے لیکن نجانے کیوں وہاں عوام کو ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔

○ امریکی کانگریس نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی اٹھائی جائے کلنٹن کو پیش کی گئی قرارداد میں بوسنیا کی مسلمان حکومت کو اسلحہ سپلائی کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

○ وسطی بوسنیا میں مسلمانوں نے زبردست جوابی حملہ کر کے سربوں کو پسپا کر دیا ہے اور تراونک ریجن کے کافی حصے پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔

○ آرمینیائی علیحدگی پسند نگورنو کاراباخ میں جنگ بندی پر رضامند ہو گئے ہیں اور روس کی طرف سے پیش کردہ جنگ بندی کی تجاویز کو قبول کر لیا ہے۔

○ جنوبی افریقہ میں عام انتخابات مکمل ہو گئے ہیں۔ تین روزہ انتخابات میں ایک دن کی توسیع کی گئی تھی تاکہ مزید لاکھوں افراد ووٹ ڈال سکیں۔ متوقع صدر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ ان کا پہلا کام سیاہ فام لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنا ہو گا۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں
کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ٹیلر بکس اقصیٰ چوک
ربوہ فون: ۹۰۶

● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۸ گلی ۳۲ اسلام آباد

● ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ

● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
فون: ۵۴۸۱۷۹ PP

● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی
حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴ PP

باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴